

آیا حضرت خدیجہ (ع) رسول سے قبل شادی شدہ تھیں ؟

<?xml encoding="UTF-8?>



آیا حضرت خدیجہ (ع) رسول سے قبل شادی شدہ تھیں ؟

اس مسئلہ میں کہ آیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے "حبالہ عقد" میں آنے سے قبل حضرت خدیجہ دوسرے افراد کے ساتھ بھی رشتہ مناکحت سے منسلک رہی تھیں یا نہیں؟ تاریخ کے مختلف اوراق پر متعدد راویوں کے اقوال میں کثیر اختلاف واقع ہوا ہے چنانچہ بعض راویوں کے نزدیک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی کرنے سے قبل حضرت خدیجہ شادی شدہ تھیں اور سابقہ شوہروں سے آپ کی اولاد یں بھی ہوئیں تھیں۔ تاریخ کے مطابق آپ کے سابق شوہروں کے نام بالترتیب "عتیق بن عایذ بن عبد اللہ فخری" اور "ابوہالہ تمیمی" ہیں (۲۳)

اس کے علاوہ خود آنحضرت کے بارے میں روایت وارد ہوئی ہے کہ "عائشہ" کے علاوہ آپ نے کسی کنواری خاتون سے شادی نہیں کی تھی (۲۴)

لیکن یہ تمام روایات جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ حضرت خدیجہ شادی شدہ تھیں اور رسول سے قبل بھی دوسرے کی شریک حیات رہ چکی تھیں، دلائل اور دوسری روایات معتبرہ کی روشنی میں صحیح نظر نہیں آتیں، بلکہ تمام تاریخ کو سیاست کے ہاتھوں مسخ کئے جانے کی ناکام کوششوں میں سے ایک کانتیجہ ہیں۔

(۱) ابن شہر آشوب کا بیان ہے کہ ”مرتضیٰ شامی میں اور ابو جعفر تلخیص میں رقم طراز ہیں کہ

”ان النبی تزوج وکانت عذراء“ (۲۵)

نبی نے آپ سے شادی کی درحالیکہ آپ کنواری تھیں۔“
اس کے علاوہ اسی مطلب کی تائید اس روایت سے بھی ہوئی ہے جو ثابت کرتی ہے

”ان رقیہ و زینب کانتا بتی ہالۃ اخت خدیجۃ (۲۶)

رقیہ اور زینب خدیجہ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں تھیں (نہ کہ خدیجہ کی)۔

(۲) ابوالقاسم کوفی کا بیان ہے کہ ”خاص وعام اس بات پر متفق ہیں کہ تمام اشراف سربرآوردہ افراد حضرت خدیجہ سے ازدواج کے آرزومند تھے لیکن خدیجہ کے بلند معیار کے سامنے ان کی دولت کی فراوانی اور شان و شوکت ہیچ نظر آتی تھی یہی وجہ تھی کہ حضرت خدیجہ نے سب کے رشتوں کو ٹھکرا دیا تھا لیکن زمانے کی حیرت کی اس وقت کوئی انتہا نہ رہی جب اسی خدیجہ نے عرب کے صاحبان مال و زراور فرزندان دولت و اقتدار کو ٹھکرا کر حضرت رسالت مآب سے رشتہ ازدواج قائم کر لیا جن کے پاس مال دنیا میں سے کچھ نہ تھا اسی لئے قریش کی عورتیں خدیجہ سے تحیر آمیز ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے سوال کر بیٹھیں کہ اے خدیجہ ! تو نے شرفا و امراء قریش کو جواب دے دیا اور کسی کو بھی خاطر میں نہ لائی لیکن یتیم ابوطالب کو جو تنگ دست و بے روزگار ہے انتخاب کر لیا اس روایت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت خدیجہ نے مکہ کے صاحبان دولت و ثروت کو رد کر دیا تھا اور کسی سے بھی شادی کرنے پر آمادہ نہیں تھیں، دوسری طرف اس روایت کی رد سے جو سابقا ذکر ہوئی آپ کے ایک شوہر کا نام ”ابوہالہ تمیمی“ ہے جو بنی تمیم کا ایک اعرابی تھا، عقل انسانی اس بات پر متحیر ہو جاتی ہے کہ کس طرح ممکن ہے کہ کوئی اشراف کے پیغام کو ٹھکرا دے اور ایک اعرابی کو اپنے شریک حیات کے طور پر انتخاب کر لے، علاوہ برائیں اس سے بھی زیادہ تعجب کا مقام یہ ہے کہ خدیجہ کے اشراف کو نظر انداز کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (جو خاندانی اعتبار سے بلند مقام کے حامل تھے) انتخاب کرنے پر توقیر کی عورتیں انگشت نمائی کرتی نظر آئیں لیکن ایک اعرابی سے شادی کے خلاف عقل فعل پر، پر سخن زمانہ ساکت رہ جائے (الصحيح من سيرة النبي الاعظم ج/۲ ص/۱۲۳)

اس دلیل کی روشنی میں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت خدیجہ نے رسول سے قبل کوئی شادی نہیں کی تھی اور اگر کی ہوتی تو زمانے کے اعتراضات تاریخ میں محفوظ ہوتے۔

(۳) بعض لوگوں نے حضرت خدیجہ کے شادی شدہ ہونے پر اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ ”راہ اسلام کا اولین شہید حارث بن ابی ہالہ فرزند حضرت خدیجہ ہے (۲۷)

مذکورہ بالا روایت کے مقابلے میں دوسری روایات جن کی سند میں معتبر ہیں ”ابو عمار اور ام عمار“ کو اسلام کے

پہلے شہید کی صورت میں پیش کرتے ہیں

”ان اول شہید فی الاسلام سمیہ والدہ عمار“ (۲۸)

(اسلام کی راہ میں پہلی شہید ہونے والی سمیہ والدہ عمار ہیں) اور ابن عباس اور مجاہد کی روایت کے مطابق

”قتل ابوعمار و اعمار اول قتیلین قتل من المسلمین“ (۲۹)

اسلام کی راہ میں شہید ہونے والے پہلے افراد ابوعمار اور اعمار ہیں ۔

ان روایات سے کاملاً رد ہوتی ہے کہ یہ شخص جسکو حضرت خدیجہ کے بیٹے کی حیثیت سے تاریخ کے صفحات پر مرقوم کر دیا گیا ہے اسلام کی راہ میں قربان ہونے والا پہلا شہید تھا، لہذا معلوم نہیں ہے کہ اس شخص کا وجود خارجی تھا بھی یا نہیچہ جائیکہ حضرت خدیجہ کا فرزند ہونا پائے ثبوت کو پہنچے۔

(۴)، روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خدیجہ کی ایک بہن تھیں جن کا نام ’ہالہ‘ تھا اس ہالہ کی شادی ایک فخری شخص کے ساتھ ہوئی جس سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام ”ہالہ“ تھا، پھر اس ہالہ اولی (خواہر خدیجہ (ع)) سے ایک بنی تمیم سے تعلق رکھنے والے شخص نے شادی کر لی جو ابوہند کے نام سے معروف ہے۔ اس تمیمی سے ہالہ کے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام ہند تھا اور اس شخص ابوہند تمیمی (شوہر خواہر خدیجہ) کی ایک اور بیوی تھی جسکی دو بیٹیاں تھیں ’رقیہ‘ اور ’زینب‘ کچھ عرصے کے بعد ابوہند کی پہلی بیوی جو رقیہ اور زینب کی ماں تھی فوت ہو گئی اور پھر کچھ ہی مدت کے بعد ”ابوہند“ بھی دنیا سے رخصت ہو گیا اور اس کا بیٹا ”ہند“ جو ہالہ سے تھا اور دو بیٹیاں جو اس کی پہلی بیوی سے تھیں جن کا نام تاریخ، رقیہ اور زینب ذکر کرتی ہے ”خدیجہ“ کی بہن کے پاس باقی رہ گئے جن میں سے ہند اپنے باپ کی موت کے بعد اپنی قوم بنی تمیم سے ملحق ہو گیا اور ”ہالہ“ (حضرت خدیجہ کی بہن) اور اس کے شوہر کی دونوں بیٹیاں حضرت خدیجہ کے زیر کفالت آگئے، اور آنحضرت سے آپ کی شادی کے بعد بھی آپ ہی کے ساتھ رہیں اور آپ ہی کے گھر میں دیکھا گیا تھا اس لئے عرب خیال کرنے لگے کہ یہ خدیجہ ہی کی بیٹیاں ہیں اور پھر ان کو حضرت سے منسوب کر دیا گیا لیکن حقیقت امر یہ تھی کہ رقیہ اور زینب حضرت خدیجہ کی بہن ”ہالہ“ کے شوہر کی بیٹیاں تھیں۔ (الصحيح من سيرة النبي الاعظم ج ۲/ص ۱۲۶)

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ بات پائے ثبوت کو پہنچی ہے کہ حضرت خدیجہ رسول کے حوالہ عقد میں آنے سے قبل غیر شادی شدہ تھیں اور آپ کے شوہروں اور فرزندوں کے نام جو تاریخ میں نظر آتے ہیں یا تو کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہیں یا سیاست کے ہاتھوں عظمت رسول کو کم کرنے کی ایک ناکام کوشش، مذکورہ دلائل کے علاوہ بھی حلیٰ اور نقضی جوابات دئے گئے ہیں جو تاریخ کی اس حقیقت سے پردہ اٹھانے والے ہیں لیکن یہ مختصر مضمون ان تمام دلائل اور روایات کا متحمل نہیں ہو سکتا ہے، آپ کی اولاد میں حضرت فاطمہ زہرا کے علاوہ کوئی فرزند زندہ نہیں رہا۔

رسول کی بعثت اور حضرت خدیجہ کا ایمان لانا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث بہ رسالت ہونے کے بعد عورتوں میں جس شخصیت نے سب سے پہلے آپ کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لائی وہ حضرت خدیجہ کی ذات گرامی ہے (۳۰) طبری نے واقدی سے روایت کی ہے کہ ”اجتمع اصحابنا علی ان اول اهل القبلة استجاب لرسول الله خدیجہ بنت خویلد (۳۱)

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر سب سے پہلے لبیک کہنے والی حضرت خدیجہ کی ذات گرامی ہے (خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ”واللہ لقد امنت بی اذ کفر الناس واویتی اذ رفضنی الناس وصدقتی اذ کذبنی الناس (۳۲)

خدا کی قسم وہ (خدیجہ) مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگ کفر اختیار کئے ہوئے تھے اس نے مجھے اس وقت پناہ دی جب لوگوں نے مجھے ترک کر دیا تھا اور اس نے ایسے موقع پر میری تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے)
حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں :

لم یجمع بیت واحد یومئذ فی الاسلام غیر رسول اللہ وخدیجۃ وانا ثالثھا (۳۳)

وہ ایسا وقت تھا جب روئے زمین پر کوئی مسلمان نہ تھا بجز اس خاندان کے جو رسول اور خدیجہ پر مشتمل تھا اور میں ان میں سے تیسری فرد تھا (ابن اثیر کا بیان ہے

:اول امراء ۃ تزوجھا واول خلق اللہ اسلم بالاجماع المسلمین لم یتقد مھاوجل ولا امراء ۃ“ (۳۴)

حضرت خدیجہ پہلی خاتون ہیں جن سے آنحضرت نے رشتہ ازدواج قائم کیا اور اس امر پر بھی مسلمانوں کا اجماع ہے کہ آپ سے پہلے نہ کوئی مرد ایمان لایا اور نہ کسی عورت نے اسلام قبول کیا۔

آنحضرت کی حضرت خدیجہ (ع) سے محبت و عقیدت

حضرت خدیجہ کی آنحضرت کی نگاہ میں محبت و عقیدت اور قدر و منزلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی زندگی میں آنحضرت نے کسی بھی خاتون کو اپنی شریک حیات بنانا گوارہ نہیں کیا (۳۵)

آپ کے بارے میں حضرت کا ارشاد ہے کہ ”خدیجہ اس امت کی بہترین عورتوں میں سے ایک ہے (۳۶)

آپ کی وفات کے بعد بھی ہمیشہ آپ کو یاد فرماتے رہے (۳۷)

عائشہ کا بیان ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی زوجہ سے اتنا حسد نہیں ہوا جتنا خدیجہ سے ہوا حالانکہ خدیجہ کی وفات مجھ سے قبل ہو چکی تھی اور اس حسد کا سبب یہ تھا کہ آنحضرت آپ کا تذکرہ بہت زیادہ فرماتے تھے (۳۸) چنانچہ یہی سبب ہے کہ دوسری جگہ عائشہ سے روایت نقل ہوئی ہے کہ ”ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجہ کی تعریف فرما رہے تھے مجھے حسد پیدا ہوا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ خدیجہ ایک ضعیفہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھی جو مرگئی اور خدانے آپ کو اس سے بہتر عطا کر دی ہے (عائشہ کا اشارہ اپنی طرف تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر ناراض ہو گئے (۳۹) اور غضب کے عالم میں فرمایا

”لا والله ما بد لنی اللہ خیر امنھا امنت بی اذ کفر الناس وصدقتی اذ کذبنی الناس وواستنی بها لھا اذ حرمنی الناس

خدا کی قسم خدانے مجھکو اس سے بہتر عطا نہیں کی وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگ کفر اختیار کئے ہوئے تھے اس نے میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھکو جھٹلا رہے تھے اور اس نے اپنے مال کے ذریعہ میری اس وقت مدد کی جب لوگوں نے مجھے ہر چیز سے محروم کردیاتھا اور خدانے صرف اسی کے ذریعہ مجھے اولاد عطا فرمائی اور میری کسی دوسری بیوی کے ذریعہ مجھے صاحب اولاد نہیں کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس جواب سے آنحضرت کی حضرت خدیجہ کیلئے محبت اور عقیدت و احترام کا اندازہ ہوتا ہے۔ خدیجہ کا اسلام کیلئے اپنا اور سب کچھ قربان کر کے بھی اسلام کی نشر و اشاعت کا جذبہ ہی تھا جس نے اسلام کو دنیا کے گوشہ و کنار تک پہنچنے کے مواقع فراہم کئے اور یہی سبب تھا کہ ”حضرت نے آپ کو خدا کے حکم سے جنت کی بشارت دیدی تھی“ عائشہ سے مسلم نے روایت نقل کی ہے کہ ”بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنت خویلد ببیت فی الجنة“ (حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدیجہ سلام اللہ علیہا کو جنت کی بشارت دی تھی) (۴۱) حضرت خدیجہ اور ابوطالب رسول کے دو ایسے مدافع تھے جنکی زندگی میں کفار قریش کی طرف سے آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا لیکن رسول کے یہ دونوں جانثار ایک ہی سال بہت مختصر وقفہ سے یکے بعد دیگرے دنیا سے رخصت ہو گئے اور روایات کے مطابق رسول پر دونوں مصیبتیں ہجرت سے تین سال قبل اور شعب ابی طالب سے باہر آنے کے کچھ روز بعد واقع ہوئیں (۴۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سال کو عام الحزن قرار دیا (۴۳)

اور یہ مصیبت رسول کیلئے اتنی سخت تھی کہ رسول خانہ نشین ہو گئے اور آپ نے حضرت خدیجہ اور ابوطالب کی وفات کے بعد باہر نکلنا بہت کم کردیاتھا (۴۴)

ایک روز کسی کافر نے آپ کے سر پر خاک ڈال دی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی حالت میں گھر میں داخل ہوئے آپ کی زبان پر یہ کلمات تھے

”مانالت منی قریش شیا اکره حتی مات ابوطالب“ (۴۵)

قریش ابوطالب کی زندگی میں مجھکو کوئی گزند نہیں پہنچا سکے (آپ حضرت ابوطالب اور خدیجہ کی زندگی میں اطمینان سے تبلیغ میں مصروف رہتے تھے۔ خدیجہ گھر کی چھار دیواری میں اور ابوطالب مکہ کی گلیوں میں آپ کے مدافع تھے

حضرت خدیجہ جب تک زندہ رہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطمینان و سکون کا سبب بنی رہیں دن بھر کی تبلیغ کے بعد تھک کر چور اور کفار کی ایذا رسانیوں سے شکستہ دل ہو جانے والا رسول جب بجھے ہوئے دل اور پژمردہ چہرے کے ساتھ گھر میں قدم رکھتا تو خدیجہ کی ایک محبت آمیز مسکراہٹ رسول کے مرجھائے ہوئے چہرے کو پھر سے ماہ تمام بنادیا کرتی تھی، خدیجہ کی محبتوں کے زیر سایہ کشتی اسلام کا ناخدا عالمین کیلئے رحمت بنکر دنیا کی ایذا رسانیوں کو بھلا کر ایک نئے جوش و جذبے اور ولولے کے ساتھ ڈوبتے ہوئے ستاروں کا الوداعی سلام اور مشرق سے سرا بہارتے ہوئے سورج سے خراج لیتا ہوا ایک بار پھر خانہ عصمت و طہارت سے باہر آتا اور باطل کو لرزہ بر اندام کرنے والی لالہ الا اللہ کی بلند بانگ صداؤں سے مکہ کے درو دیوار ہل کر رہ جاتے کفار جمع ہوتے رسول پر اذیتوں کی یلغار کردیتے لیکن انسانیت کی نجات اور انسانوں کی اصلاح کا خواب دل میں

سجائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشآئند مستقبل کے تصور میں ہر مصیبت کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرتے رہے اور آپ کے اسی صبر و تحمل اور آپ کی پاکدامن زوجہ کے تعاون اور جانثاری سے آج ہم مسلمانان جہان پرچم توحید کے علمبردار رسول کے اس خواب اصلاح کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے آپ کے اس آخری جانشین کے انتظار میسرگرداں ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دیگا ۔

حوالے

- ۱۔ صحیح مسلم / ۴۴/۷۶/۲۴۳۵، ترمذی کتاب مناقب حدیث / ۳۹۰۱، کنز العمال ج / ۱۳ / ص / ۶۹۳
- ۲۔ اسد الغابہ ج / ۵ / ص / ۲۳۸ ، مسلم فضائل صحابہ / ۳۲۳۷ ، البدایہ و النہایہ ج / ۳ / ص / ۱۵۸
- ۳۔ بحار ج / ۱۶ / ص / ۱۲ ، اسد الغابہ ج / ۵ / ص / ۲۳۹
- ۴۔ طبقات ابن سعد ج / ۱ / ص / ۸۸
- ۵۔ سیرۃ ہشام ج / ۲ / ص / ۲۸۱ ، الاصابہ ج / ۴ / ص / ۲۸۱ ، طبری ج / ۳ / ص / ۳۳
- ۶۔ البدایہ و النہایہ ج / ۲ / ص / ۲۶۲
- ۷۔ سیرۃ حلبیہ ج / ۱ / ص / ۱۳۱ ، طبقات ابن سعد ج / ۱ / ص / ۸۶ ، حیات النبی و سیرتہ ج / ۱ / ص / ۶۰
- ۸۔ سیرۃ ہشام ج / ۱ / ص / ۲۵۹
- ۹۔ البدایہ و النہایہ ج / ۲ / ص / ۳۶۲ ، سیرۃ ہشام ج / ۱ / ص / ۳۳۸
- ۱۰۔ بحار ج / ۱۶ / ص / ۲۲
- ۱۱۔ البدایہ و النہایہ ج / ۲ / ص / ۲۵۸
- ۱۲۔ البدء و التاریخ ج / ۲ / ص / ۴۷
- ۱۳۔ تاریخ یعقوبی ج / ۱ / ص / ۳۷۶
- ۱۴۔ بدایہ و النہایہ ج / ۲ / ص / ۳۵۸ ، طبری ج / ۲ / ص / ۲۰۴
- ۱۵۔ الکامل فی التاریخ ج / ۱ / ص / ۴۷۲ ، دلائل النبوة ج / ۲ / ص / ۶۶
- ۱۶۔ سیرۃ حلبیہ ج / ۱ / ص / ۱۳۵ ، البدایہ و النہایہ ج / ۲ / ص / ۳۵۸ ، الکامل فی التاریخ ج / ۱ / ص / ۲۷۲
- ۱۷۔ السیرۃ النبویہ (دحلان) ج / ۱ / ص / ۹۲
- ۱۸۔ بدایہ و النہایہ ج / ۲ / ص / ۳۵۸ ، بحار الانوار ج / ۱۶ / ص / ۲۲
- ۱۹۔ بحار الانوار ج / ۱۶ / ص / ۲۲
- ۲۰۔ سیرۃ حلبیہ ج / ۱ / ص / ۱۴۰ ، طبری ج / ۲ / ص / ۲۰۵
- ۲۱۔ الصحیح من سیرۃ النبی ج / ۲ / ص / ۱۱۲-۱۱۳ ، بحار الانوار ج / ۱۶ / ص / ۱۴
- ۲۲۔ سیرۃ ہشام ج / ۱ / ص / ۲۲۷
- ۲۳۔ البدایہ و النہایہ ج / ۲ / ص / ۳۶۰ ، البدء و التاریخ ج / ۲ / ص / ۲۸
- ۲۴۔ سیرۃ حلبیہ ج / ۱ / ص / ۱۴۰ ، الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم ج / ۲ / ص / ۱۱۵
- ۲۵۔ فروغ ابدیت ج / ۱ / ص / ۱۹۸
- ۲۶۔ سیرۃ حلبیہ ج / ۱ / ص / ۱۴۰
- ۲۷۔ طبری ج / ۳ / ص / ۳۶
- ۲۸۔ مناقب آل ابیطالب ج / ۱ / ص / ۲۰۶ ، الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم ج / ۲ / ص / ۱۲۲

٢٩- مناقب آل ابيطالب ج ١ / ص ٢٦

٣٠- الاصابه ج ١ / ص ٢٩٣

٣١- الاصابه ج ٢ / ص ٣٣٥ ، اسد الغابه ج ٥ / ص ٢٨١ ، حياة النبي ج ١ / ص ١٢١

٣٢- الصحيح من سيرة النبي الاعظم ج ٢ / ص ١٢٥